

- تو کمزور لوگ ہیں عاشی..... ہے نا؟ خوفزدہ اور کمزور۔
- عاشی: سیئٹھ صاحب کہتے ہیں یہ سب ضعیف اعتماد کی وجہ سے ہے۔ وہ تو مانتے ہی نہیں اسی باتوں کو۔
- سکندر: سیئٹھ صاحب کی باتوں پر ایمان ہو گیا ہے تمہارا؟
- عاشی: بہت۔ ان کی بات ہمیشہ نحیک ہوتی ہے بزرگ سے لیکر دین تک۔
- سکندر: پھر تو تم اچھی بیوی ثابت ہوئی ہو۔
- عاشی: سکندر..... ایک بات پوچھوں؟
- سکندر: ضرور۔
- عاشی: حق بتانا۔ کبھی کسی اور سے اپنے سوائے محبت کی ہے تم نے؟
- سکندر: تمہارے چلے جانے کے بعد بہت عورتیں زندگی میں آئیں۔ شہرت دولت عورت تینوں کی آپس میں بندھی ہوئی ہے۔ ساتھ ساتھ رہتی ہے یہ "....." ت محبت..... صرف محبت۔ کس عورت کے ساتھ؟
- سکندر: (امتحتے ہوئے) تمہارے سوائے کسی سے نہیں خدا حافظ (جاتا ہے) خدا جانتا ہے تمہارے سوائے کسی اور سے نہیں عجیب لگے گا تمہیں عاشی۔
- عاشی: (آواز دے کر) سکندر بات تو سنو.....
(دور جا کر سکندر لوٹتا ہے۔)

کٹ

سمین 8 ان ڈور دن

(جس طرح مزاروں کے باہر پائیں غریب فقیر اکٹھے ہوتے ہیں ایسے ہی ایک مزار کے باہر چند فقیر بیٹھے ہیں۔ ان میں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی ان ہی فقیروں میں اندر ہے ابھی بھی بیٹھے ہیں۔ خانہ میں اندر جانے کے لیے گزرتا ہے۔ فقیر صد الگاتے ہیں۔)

فقیر نمبر 1: دے بابا اللہ کے نام کادے۔ راہ مولادے۔

فقیرنی: تیری رد بلا میں پیما۔ کچھ راہ مولادیتا جا۔.....

فقیر نمبر 2: راہ کھوئی نہ ہو تیری۔ جگ جگ جیئے بیٹا کچھ فقیروں کو بھی دیتا جا۔

فقیر نمبر 3: اللہ ہو صد کا سافر ولی۔ بند قہر کا دروازہ کھلے رحم کی گلی۔ خیر ڈال خیر۔..... بند

دروازے کھلیں تیرے

(یہ سب فقیر روز شور سے مانگتے ہیں۔ خانسماں ہاتھ میں ہار اور چادر لے کر ان کے پاس

سے گزرتا ہے۔ ان کے ساتھ اس کی بیوی مشل کاک بر قعہ پہنے ہوئے ہے آخر میں وہ ابا

جی کے پاس پہنچتا ہے۔ ان کے چہرے پر سفید ڈاڑھی ہے وہ مزار کے احاطے میں داخل

ہونے والے دروازے کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ خانسماں ان کی طرف دیکھتا ہے وہ چب

چاپ بیٹھے ہیں۔ سامنے کا سر دھرا ہے۔ بیوی ایک طرف کھڑی ہو جاتی ہے۔)

خانسماں: بزرگو آپ پر دھوپ آرہی ہے گرمی نہیں لگتی۔

ابا: (ائٹھتے ہوئے) اچھا.....!!

خانسماں: آپ بول سکتے ہیں۔

ابا: ہاں..... صرف اندر ہاہوں۔

خانسماں: تو آپ صد اکیوں نہیں لگاتے؟

ابا: لگاتا ہوں..... لگاتار ہتا ہوں۔

خانسماں: لیکن مجھے تو آپ کی کوئی صدائی نہیں دی۔

ابا: جس کی درگاہ میں صد الگاتا ہوں اسے سنائی دیتی ہے۔

(خانسماں دوسری جگہ بھٹاکتا ہے۔)

ابا: جیتے رہو بیٹا..... ہم تو تمہیں دعاویں کے علاوہ اور کچھ نہیں دے سکتے۔

خانسماں: یہ بہت ہے سائیں جی بہت ہے آپ کا پنڈا بہت گرم ہے۔

ابا: دھوپ پڑتی رہے تو گرم ہو جاتا ہے۔ جسم کا کیا ہے؟

خانسماں: یہ سائیں جی روپیہ ڈالا ہے میں نے آپ کے پیالے میں۔

ابا: شکریہ..... اس کا بھی شکریہ۔

خانماں: آپ کا بھی شکر یہ۔

ابا: کیوں؟

خانماں: قبول کرنے کا شکر یہ..... بات کرنے کا دعا دینے کا.....

(خانماں اس کی بیوی یہ کہتا ہوا اندر مزار کے احاطے میں داخل ہوتا ہے)

کٹ

سین 9 ان ڈور دن

عاشی: تم کو افتخار یاد ہے؟

سکندر: ہاں..... اچھی طرح سے۔

عاشی: لوگوں کا کیا ہے انہوں نے تو اسے بھی بھلا دیا۔ وہ انڈسٹری کا پرنس تھا..... پرنس..... وہ اور میں قریب قریب اکٹھے انڈسٹری میں آئے تھے..... اکٹھے ہم نے شہرت پائی..... دولت حاصل کی صرف وہ خوش نصیب تھا۔

سکندر: کیسے؟

عاشی: عین دوپہر کے وقت غروب ہوا۔ چڑھی دوپہر کے وقت اور ہم شام کے اندر ہیروں میں غائب ہوئے.....

سکندر: تم کو افتخار سے محبت تھی عاشی۔

عاشی: (نظریں جھکا کر) تھی۔ بہت تھی..... ہے..... لیکن وہ..... وہ..... حاصل ہو جانے والی چیز نہ تھا۔

سکندر:

تم نے اسے حاصل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی سمجھ گئی کے ساتھ۔

عاشی: ہر سیٹ پر ہر فلم میں کوشش کی۔ اسی لیے اس کی اور میری ہر فلم ہٹ ہوتی تھی ہمیشہ۔ فلمی دنیا کے لوگ بھی انسان ہوتے ہیں۔ جب انہیں محبت ہو جاتی ہے تو کیسرہ اس کیفیت کو امر کر دیتا ہے پھر دیکھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ

سکتے..... ہمارا جوڑا اپنے وقت میں فلمی دنیا کا کامیاب ترین جوڑا تھا.....

سکندر: اور افتخار کو؟ اسے تم سے محبت تھی؟

عاشی: (ہنس کر) سکندر۔ تم نہیں سمجھو گے اس کے جسم میں مجھلی کا خندہ ہو تھا..... وہ

فوارے کی طرح دور دور چھٹنیں بن کر گرا کرتا۔ اس کی محبت پھیلی ہوئی تھی کسی
ایک نقطے پر مر کو ز نہیں تھی تم شاید میرا مطلب نہیں سمجھے؟

سکندر: کوشش کر رہا ہوں۔

عاشی: وہ جہاں جاتا جس کسی سے ملتا محبت کیے جاتا۔ محبت اس کے لیے ایک لگاتار فعل

تحال۔ کسی خاص فرد کے لیے مخصوص نہیں تھا وہ..... اسی لیے اس کے سامنے ہر

عورت کو نکست کا شدید احساس ہوتا تھا سوائے ستارہ کے.....

سکندر: تم نے کبھی اس سے ملنے کی کوشش کی۔

عاشی: شاید۔ میں اس کا تعاقب کرتی۔ کرتی رہتی۔ وہ دراصل ایسے شخص کی محبت حاصل

کرنے کو عورت کا جی پاہتا ہے سکندر۔ جو..... بہت سے لوگوں کا ہوا اور کسی کا نہ

ہو..... اسے صرف اپنی زنجیر سے باندھنے کو جی بہت پاہتا ہے۔

(اس وقت ایک بوڑھا آدمی داخل ہوتا ہے اس نے پرانی پینٹ کھلانڈے کا کوٹ اور سر پر

فلٹ ہیئت پہن رکھی ہے۔ وہ عاشی کے قریب سے گزرتا ہے اور فلٹ ہیئت اتار کر بڑے

جوش سے جھکتا ہے۔)

ایکش: عاشی جی آپ کا کیا حال ہے؟

عاشی: ٹھیک ہے جی۔

ایکش: ان سے میرا تعارف نہیں ہے آپ کے Husband ہیں۔

عاشی: نہیں جلیل صاحب یہ..... ملک کے نامور گلوکار سکندر ہیں۔

ایکش جلیل: ذرا آپ سے کچھ کہنا تھا سیٹھانی صاحب۔

(سکندر بیٹھا سگریٹ پیتا رہتا ہے کیرے کے سامنے عاشی اور جلیل آتے ہیں اور

پرانی ہوئی سرگوشی میں بات کرتے ہیں۔)

جلیل: اگر آپ Mind نہ کریں تو مجھے سور و پیہ ادھار دے دیں..... دیکھئے میری والنف

بہت بیمار ہیں۔ اور میں ان کے لیے ڈاکٹر فخر کو Consult کرنا چاہتا ہوں۔
اوھار..... بالکل اوھار

عاشی: اوھار کہاں لوٹائیں گے آپ جلیل صاحب میں تو کراچی رہتی ہوں۔ سینہ صاحب
کی فیلی میں شادی ہے ایک اس کے سلسلے میں آئی ہوئی ہوں یہاں چند دن کیلئے۔
جلیل: (نوٹ بک نکال کر) آپ مجھے اپنا ایڈریس لکھا دیں کراچی کا میں آپ کو کراچی
منی آرڈر کر دوں گا promise

عاشی: (پرس کھول کر) واپس دینے کی ضرورت نہیں ہے جلیل صاحب۔ (سور و پیہہ دیتی
ہے۔)

جلیل: تھینک یو..... تھینک یو..... خدا کے لیے یہ قرض ہے میں کراچی روپے بھجواؤں گا
آپ یقین کریں آپ (سکندر کو مخاطب کر کے) سکندر صاحب کسی دن تفصیلی
ملاقات ہونی چاہیے آج تو ذرا مجھے جلدی ہے۔ میں کسی دن حاضر ہوں گا
دردولت پر۔

(اندر ڈاکٹر کے کمرے میں چلا جاتا ہے عاشی سکندر کے پاس آتی ہے۔)

عاشی: نہیں پہچانتے ہو؟

سکندر: کون ہے؟

عاشی: آج سے تم سال پہلے کام قبول ترین کریکٹر ایکٹر..... یاد ہے تمہیں

سین 10 مزار شام

(اس وقت آپا کہیں دور دیکھ رہی ہے چند نائیے خاموشی رہتی ہے پھر وہ نظر مارتی ہے۔)

آپا: حق اللہ..... اللہ ہو۔ باقی رہے نہ کو۔

(خانسماں اور اس کی بیوی جس نے مثل کا کبر قعہ پہن رکھا ہے اس کے پاس آتی ہے۔

آپا نظر ہنگا کر مراتبے میں جانے والی صورت بنا لیتی ہے اور سر کو چھاتی پر ڈھلکا دیتی ہے۔

خانسماں کی بیوی پاس آتی ہے اور نیچے بینٹھ کر اس کی ناگہ دباتی ہے۔ خانسماں آپا کے گلے

میں ہارڈاں کر ایک طرف کھڑا ہوتا ہے۔)

عورت: بی بی ملکتنی جی اللہ واسطے میری مدد کریں میری بیٹی کو طلاق ہونے والی ہے اس کا کوئی قصور نہیں۔

آپا: سب بے قصور ہیں۔ پر سب کپڑے جائیں گے..... جوڑانہ کرپائی پائی..... تیری سب ضرب جمع تقسیم دھری رہ جائے گی۔ کچھ کام نہیں آئے گا حساب کتاب حق اللہ اللہ ہو۔

عورت: بی بی سائیں سب کہتے ہیں آپ کی دعا ہو جائے تو میری بیٹی کا نصیبہ بدل سکتا ہے۔ ہمارے پاس اس کے سوال والوں کو دینے کے لیے ان کا منہ بند کرنے کے لیے کچھ نہیں جی۔ ہمارا گھرانہ بی بی صاحب واجبی سا ہے۔

کٹ

سین 11 ڈاکٹر کاویٹنگ روم کچھ دیر بعد

سکندر: یاد؟ یاد؟ اسے میں جلیل کا سب سے برا فین رہا ہوں۔ کیا گھوڑے پر چڑھا کر تاتھا بھاگتے گھوڑے پر۔ یہ جلیل نہیں ہو سکتا عاشی۔ یہ جلیل نہیں ہے۔ (سر کپڑا کر بیٹھتا ہے) وقت اتنا بے رحم نہیں ہو سکتا۔ لوگ اتنی جلدی فراموش کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ اس کے سب چاہنے والے کہاں ہیں؟

عاشی: اس کو دن میں تین چار سو خط آیا کرتے تھے سکندر۔ نہیں نہیں یہ سچ نہیں ہے۔ شہرت اتنی ناپائیدار نہیں ہو سکتی۔ دولت اتنی بے وفا نہیں ہے۔

عاشی: ہے ہے سکندر۔ مجھے نہیں دیکھتے سارے شہر میں ایک آدمی مجھے نہیں جانتا۔ سکندر: (آہستہ آہستہ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھتا ہے۔) واقعی تم کون ہو؟ کون ہو تم۔

کٹ

(مزار کا وہ حصہ جہاں مجاہروں کی قبریں ہوتی ہیں یہاں آپا جی بیٹھی ہے۔ وہ اب مت
ملکتی عورت بن چکی ہے۔ اس کے تن پر پیوند لگی گدڑی ہے بال جادہ حاری چیکٹ چھے
ہیں۔ گلے میں مالائیں ہیں۔ ہاتھ میں ایک لمبا کھوٹا ہے جس پر گھوٹکھر دلگے ہیں۔ لیکن
ابھی تک آپا مکمل طور پر تھانیدار نہیں۔)

(امتحتے ہوئے مجذوبوں کی طرح) ہم پکی سرکار کے متولیوں کی اولاد ہیں کسی کا
گھرانہ واجبی نہیں..... سب ان بزرگوں کے رشتہ دار ہوتے ہیں ہم خود..... پکی
سرکار کے رشتہ دار ہیں۔ ہم جیسا کون ہے؟ حق اللہ..... اللہ ہو۔ باقی رہے نہ
بھو..... جا..... دروازہ کھوں دیا ہم نے جا ب.....

(اس وقت آف کیسرہ بھرائی ڈھول بجانے لگتا ہے۔ پھر کیسرہ آپا راشدہ اور عورت کو چھوڑ
کر ڈھول کی آواز پر جاتا ہے لوگوں کا ایک دائرہ مزار کے صحن میں بنا ہے دائرے کے اندر
بھرائی ڈھول بخار ہاہے آپا جی نفرہ مارتی دائرے میں اغل ہوتے ہے حق اللہ..... اللہ ہو باقی
رہے نہ کوئی جو..... دائرے کے اندر ایک دو مرد بھنگڑا ڈال رہے ہیں۔ آپا جی لوگوں کو چیر
کر اندر داخل ہوتی ہے اور دیوانہ وار ڈھول کی آواز پر ناجتی ہے۔)

کٹ

(سندو یو ٹیلی دیش۔ اس منظر میں کیسرے چلتے ہیں اور دیسے ہی کام ہوتا دکھائی دیتا ہے
جیسے عام طور پر ٹیلی دیش کی شونگ ہوتی ہے۔ اس وقت اناؤ نسر ایک خالص ٹیلی دیش
والے سیٹ پر بیٹھی ہے۔ اس کے دامیں ہاتھ پر سکندر ہے اور زیماں طرف فوز یہ موجود
ہے۔ کیسرہ اناؤ نسر کے کلو زاپ پر آتا ہے۔)

اناً نَرْسِ: ناظرین آپ کا سلسلہ وار پروگرام نئے اور پرانے چراغ حاضر خدمت ہے۔ یہ لوگ آگ سے کھیلتے ہیں کئی بار خود ان کے وجود کو آگ پکڑ لیتی ہے۔ اس پروگرام میں ہم حسب وعدہ مختلف شعبوں سے دوایسی شخصیتیں پیش کرتے ہیں جن میں فن کے اعتبار سے عمر کے اعتبار سے شہرت کے اعتبار سے ایک پوری پودا کا فاصلہ ہوتا ہے۔ پچھلی مرتبہ ہم آپ کی خدمت میں مشہور ڈانسر فیروزی اور آج کی ابھرتی ڈنکارہ روپی کو لے کر آئے تھے۔ آج ہمارے خصوصی مہماں ہیں گل رخ سکندر اور فوزیہ لطیف۔ (تالیوں کی آواز)

(کیرہ سکندر کا گلوzaپ دکھاتا ہے اور ابھرتی گلوکارہ..... فوزیہ لطیف کا گلوzaپ فوزیہ سلام کرتی ہے۔)

اناً نَرْسِ: گل رخ سکندر صاحب کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ فوزیہ لطیف گواہ بھرتی گلوکارہ ہیں لیکن تھوڑے دنوں میں انہوں نے فلمی دنیا میں بہت شہرت پیدا کر لی ہے۔ اگر آپ Mind نہ کریں تو چند سوالات۔

فوزیہ: بھی بھی ضرور

سكندر: بھی بھی ضرور۔

اناً نَرْسِ: (سکندر سے) سکندر صاحب کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آج کا موسيقار اتنی محنت نہیں کرتا جس قدر آپ کے عہد کا موسيقار کیا کرتا تھا؟

سكندر: عام طور پر یہ بات درست ہے۔ لیکن کلی طور پر ہیں دراصل موسيقی میں نے Trened آرہے ہیں۔ ہماری موسيقی میں کلاسیکی موسيقی کے علاوہ مغربی موسيقی مغربی ساز، عربی مصری دھنسیں کئی قسم کی تجرباتی موسيقی ہو رہی ہے۔ نئے ساز نئی آوازیں اور نئی موسيقی فروغ پار ہے ہیں۔

اناً نَرْسِ: (فوزیہ سے مخاطب ہو کر) یہ جوئے Trend ہیں فوزیہ صاحبہ آپ کا کیا خیال ہے کیا یہ مشرقی موسيقی کے لیے مفید ہیں کہ ان وجہ سے مشرقی موسيقی منفی طور پر متاثر ہو رہی ہے۔

فوزیہ: یہ Depend کرتا ہے اگر گلوکار کو بیانی طور پر مشرقی موسيقی کی تعلیم ملی ہو تو

وہ ہر نئے رنگ کو مشرقی مو سیقی میں بآسانی سو سکتا ہے۔ اگر مو سیقی کی تعلیم نہ ہو
کوئی بھی نیا Trend کیوں نہ ہوا سے ہم مقامی مو سیقی کا حصہ نہیں بن سکتے۔
 آتا نہر: آپ فوزیہ لطیف صاحبہ ہمیں بتائیں گی کہ آپ کو کس کی آواز پسند ہے۔
 فوزیہ: سکندر صاحب کی۔
 آتا نہر: اور آپ کو سکندر صاحب۔
 سکندر: تھی ایک آواز..... لیکن اب اس کا ذکر فضول ہے کیونکہ لوگوں کے کان اسے
 بھول چکے ہیں۔
 آتا نہر: سکندر صاحب اب میں آپ دونوں سے Request کروں گا کہ ماٹکر فون پر
 آئیں اور اپنے اپنے مخصوص شاکل کے ساتھ ناظرین کو گانا نائیں۔
 (سکندر اور فوزیہ دونوں انہجہ کر ماٹکر فون کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور مل کر گاتے
 ہیں۔ ان پر کیمروں جاتا ہے۔ سکندر یوڑھا اور فوزیہ نوجوان ہے۔)

غزل:- عالی جی

دونوں ابد تک ایک ہی چرچا ہو گا
 کوئی ہم سا کوئی تم سا ہو گا

فوزیہ انترہ: (آواز)

کاش پبلے سے کوئی بتلا دے
 کس طرح ذکر ہمارا ہو گا
 وہ نہیں آئے گا اس محفل میں
 سکندر: دور ہی دور سے نستا ہو گا
 تا ابد ایک ہی چرچا ہو گا
 کوئی ہم سا کوئی تم سا ہو گا
 ملکر

(اس گانے کے دوران سکندر کے چہرے پر ستارہ عاشی اور افتخار کے چہرے سوپر اپوز
 سیکھے۔ خاص کر افتخار اور ستارہ کے خوبصورت کٹ آنے چاہئیں۔ یہ Cuts پچھلے سینوں
 ہے لیے جائیں گے خاص کر اس انترے پر ”وہ نہیں آئے گا اس محفل میں“

میں 14 آٹھ ڈور شام

- 1- سکندر نہر کنارے چلا جا رہا تھا گانے کا میز ک. 0 ہوتا ہے وہ ایک جگہ رکتا ہے پانی کو دیکھتا ہے اور اپنی سگریٹ اس میں پھینکتا ہے۔
- 2- نور جہاں کے مزار پر سکندر اکیلا بیٹھا سگریٹ پلی رہا ہے۔
- 3- سکندر ریل کی پٹڑی پر چلا جا رہا ہے سگریٹ منہ میں ہے اور وہ دونوں پٹڑیوں کے درمیان چل رہا ہے۔ لیکن اس کے قدم درست نہیں پڑ رہے۔

کٹ

میں 15 ان ڈور دن

(متوسط طبقہ کا گھر۔ چھوٹا سا زادا منگ نیبل۔ یہاں فوزیہ بیٹھی چائے پی رہی ہے۔ پاس مادر

لطیف بیٹھا ہے جواب بہت بڑھا ہو چکا ہے۔)

لطیف: ناں بیٹی نا۔ سب کچھ استاد عطا کرتا ہے باقی بالوں کو میں نہیں جانتا پر مو سیقی میں استاد اور شاگرد کا رشتہ روح اور قلب کا رشتہ ہوتا ہے۔ ہر استاد جب شاگرد کے گلے میں سر بخدا دیتا ہے تو شاگرد کے گلے سے استاد خود گانے لگتا ہے یہ کام پڑھیوں تک جاتا ہے بیٹی۔ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کوئی شاگرد نیا نہیں ہوتا کوئی استاد پر اتنا نہیں ہوتا۔ زنجیر بنتی جاتی ہے، گڑی سے کڑی مل جاتی ہے۔ گھرانے بن جاتے ہیں مو سیقی کے۔ سکول تیار ہو جاتے ہیں سڑوں کے۔

فوزیہ: اچھا بابی اچھا..... لیکن وقت بدل چکے ہیں۔ اب انسان اپنی ذاتی محنت سے اپنی گلن سے نام پیدا کرتا ہے۔ اب آپ کا زمانہ نہیں رہا (ہاتھ جوڑ کر) اجازت لیکر گناہ رو ع کرنے کا۔

لطیف: عجیب بات ہے تیری ماں تو زندہ نہیں رہی پر اپنی طبیعت چھوڑ گئی ہے تجھ میں۔ بیٹا سر والے آدمی کاغذ سے کیا کام؟ غصے تو سر کو پلی جاتا ہے سرے سے۔

- فوزیہ: آپ ہر وقت لام کی برمی باتیں مت با د کیا کریں۔
 لطیف: لے دیے کوئی سری پائی تو پکا کر دکھادے مجھے کوئی ویسا اندوں کا حلوبہ تو تیار کر کے دکھائے ایک بار..... سارے شہر میں دھوم تھی اس کے کھانا پکانے کی۔ جب توفیق نہیں تھی کھانے پلانے کی۔ اب توفیق دی ہے اللہ نے تو..... پکانے والی کو اخالی و اہ کرنی والے واہ۔
- فوزیہ: میں بازار جا رہی ہوں اباجی۔
 لطیف: بی بی جی کو مل لیا۔
- فوزیہ: واپسی پر مل لوں گی۔ پھر رات ہو جائے گی۔
 لطیف: ناں بیٹاناں..... گناہ کانے جاؤ تو ان کی دعا لیکر..... گا کر آؤ تو ان کا شکریہ ادا کرو۔
- بیٹا ہمارے گھر میں تودودوں فاقہ ہو اکرتے تھے یہ سب کچھ کیے ملا۔ کیسے؟
 فوزیہ: میں نے محنت کی۔ میں نے ریاضتیں کیں۔ صح سویرے اٹھی۔ چار چار بجے.....
 لطیف: درفت..... یہی فرق ہے تیری پود میں اور ہم میں۔ یہ تو ف اکیلی تیری محنت کیا ریگ لاتی؟ بہت محنت کرتی تو ڈنگ ڈنگ ڈنگ گثارہی بجانے لگتی اری کم عقل راستہ تو بی بی جی نے بتایا انسان تو استاد نے بنایا۔ حق استاد کی دعا سے تو کم سرے بڑے بڑے گویے بن جاتے ہیں جا نہیں بتا جا کر۔ جاناں.....
- فوزیہ: جاری ہوں اباجی۔ پچھے ہی مت پڑ جایا کریں۔ ہر وقت بی بی جی..... بی بی جی۔

کٹ

سین 16 آٹھ ڈور رات

(مزار کا وہ حصہ جہاں قبریں ہوتی ہیں رات کا سماں ہے۔ اور مختلف قبروں پر دیے روشن ہیں۔ اندر حالا بہا تمہ میں پیالہ لیے اور ہر آتا ہے۔)
 ابا: راشدہ..... راشدہ بیٹی..... راشدہ۔

(پھر وہ پیالے کو مزار پر رکھتا ہے اور جھک کر ہاتھوں سے محسوس کرتا ہے دو قبروں کے درمیان راشدہ بے سده سورہ ہی ہے۔)

راشدہ..... اٹھ بیٹھے اٹھ۔ میں تیرے لیے دودھ لا یا ہوں لے بیٹھے۔

ابا:

آپا:

(دیواگی کے ساتھ اٹھتے ہوئے) کہیے کون ہے اللہ کے بندوں کو چھیڑنے والا۔ (نعرہ لگا کر) حق اللہ..... اللہ ہو۔ (دودھ کا پیالہ اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتا ہے) زہر کا پیالہ ہمیں پلاتا ہے کہیں۔

لے راشدہ پی لے۔

ابا:

آپا:

ہم کوئی کسی کے کمی کمین نہیں ہیں۔ بارہ مر بعے زمین ہے ہماری..... ہم پکی سرکار کے متولیوں کی اولاد ہیں۔ ہم سے گستاخی کی۔ ہم کوڈھونس دی کوئی تو سچارب پکڑ کرے گا۔ وہ کسی کو نہیں چھوڑتا۔ (باپ اس کا ہاتھ پکڑتا ہے) چھوڑ میرا ہاتھ۔ خبردار جو ہمارے پاک ہاتھ کو ہاتھ لگایا حق اللہ اللہ ہو باقی رہے نہ کوئی جو۔

میں تیرا باؤں راشدہ..... لے دودھ پی لے۔

ابا:

آپا:

تجھ کو ہمیشہ کھلانے پلانے کی پڑی رہتی ہے سالکوں کا کیا کام دانے پانی سے بول بتا۔ (باپ اس کا چہرہ محسوس کر کے دودھ اس کے منڈ سے لگاتا ہے۔)

(دودھ پی کر) جا۔ فقیروں نے خوش ہو کر دعا دی تجھے وصال ہو تیرا۔ با مراد جائے۔ کشت ٹوٹے۔ جا فقیروں کو دودھ پلانے کا اجر ملے۔ کشت ٹوٹیں سب پاپ جھزیں سب۔ (آنکھوں کی جھری سے اس کی طرف دیکھ کر) دیکھ بدھ آندھی چلے گی تو درخت گریں گے آپی آپ۔ تو کس چکر میں رہتا ہے سب ملایا ہے موہ ملایا ہے سب۔ حق اللہ۔ اللہ ہو۔ باقی رے نہ کوئی جو۔

آپا:

ڈزالو

سین 17 ان ڈور دن

(ستارہ کا کمرہ ستارہ لطیف ماشر کے گھر رہتی ہے اور فوزیہ کو موسمیقی کی تعلیم دیتی ہے۔)

اس وقت اس نے سفید سائز ہی سفید بلاوز پہن رکھی ہے کندھوں پر سفید چادر ہے اس کے بال سفید ہو چکے ہیں۔ سامنے تان پورہ ہے جسے کبھی کبھی وہ چھیند دیتی ہے چہرے پر ایسا جمال ہے جو صبر اور دکھ سے پیدا ہوتا ہے اس کے سامنے فوزیہ بیٹھی ہے۔)

فوزیہ: اتنی تعریف کی سکندر صاحب نے اتنی تعریف کی سکندر صاحب نے بی بی جی کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔

ستارہ: اچھا؟

فوزیہ: کہنے لگے بی بی تمہاری تعلیم بہت پختہ ہوئی ہے کس سے تعلیم حاصل کر رہی ہو۔ میں تو بتانے لگی تھی بی بی جی پر پھر آپ کے ساتھ کی ہوئی قسم یاد آگئی۔

ستارہ: کبھی کسی کو مت بتانا فوزیہ کہ کہ میں کہاں رہتی ہوں۔
فوزیہ: لیکن آخر کیوں بی بی جی کیوں آخر۔

ستارہ: گمانی اور موت کو ایک طرح کا ہونا چاہیے بیٹھے۔ پھر سراغ نہ ملے کسی کو کسی کا۔ روپوش ہونے پر بھی پڑتے چل جائے تو فائدہ کیا رہ پوش ہونے کا؟

فوزیہ: لیکن کیوں بی بی جی۔ کوئی وجہ بھی تو ہو؟ معقول وجہ۔
(اب ٹرے میں چائے لگائے ہوئے لطیف اندر آتا ہے۔)

لطیف: ایک تو اس کی کیوں ختم نہیں ہوتی کبھی۔ اسی طرح فیر و زہ بولا کرتی تھی۔ پر کیوں کروں؟ پر کیوں کہوں؟ درفت۔ چائے پی لجھنے میڈم۔

ستارہ: آپ نے کیوں تکلیف کی ما سڑ جی۔

فوزیہ: لیکن اباد۔ ہم کیوں نہ کسی کو بتائیں کہ بی بی جی ہمارے پاس رہتی ہیں۔ کیوں آخر وجہ کیا ہے؟

لطیف: ہم تو میڈم کے شاگرد بھی نہیں ہیں۔ ہم نے تو کبھی سوال نہیں کیا۔ سولہ سال سے لوگ پوچھتے ہیں۔ کبھی کسی کو نہیں بتایا تو چاردن سے باہر جانے لگی ہے تو پیٹ میں مل پڑتے ہیں تیرے۔ بس میڈم کہتی جو ہیں کہ نہیں بتانا تو نہیں بتانا۔ تیرے لیے کافی نہیں یہ وجہ درفت۔ آپ نے چائے نہیں پی؟

سین 13 ان ڈور شام کا وقت

(سکندر کا بیڈر دم پنگ پر سکندر کی بیوی بیٹھی ہے رورہی ہے سکندر داخل ہوتا ہے۔)

بیوی: یہ آپ کے آنے کا وقت ہے۔

سکندر: میں ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تھا۔ پھر ٹیلی ویژن شیشن (بیٹھتا ہے لمبا سانس لیتا ہے) پھر.....

بیوی: آپ یہ سارے بہانے رہنے دیں۔ کیا میں جانتی نہیں سب کچھ پہچانتی نہیں سب کچھ میں اندھی ہوں۔

سکندر: خدا نہ کرے۔

بیوی: آپ آرٹسٹ لوگوں کے ساتھ تو آپ کے پروفیشن کی عورتوں کو شادی کرنی چاہیے۔ آپ ان کا الوبانا میں وہ آپ کو حمق بنا میں۔

سکندر: میں نے تمہیں شادی کے لیے مجبور نہیں کیا تھا خداور۔

بیوی: یہی تو میری بد نصیبی ہے۔ میں سمجھتی تھی جتنا بڑا آرٹسٹ ہے اتنا ہی بڑا انسان بھی ضرور ہو گا۔

سکندر: یہ ضروری نہیں ہے خداور۔ (اپنے سر کو دباتا ہے) ضروری نہیں ہے کہ ایک بڑے آرٹسٹ کی شخصیت بھی اتنی ہی قد آور ہو۔..... بڑے آرٹسٹ کے صرف آئیڈیل قد آور ہوتے ہیں خداور۔

بیوی: میں تو آپ کی ہیر و درشپ کرتی تھی۔ مجھے صرف ہیر و درشپ تک رہنا چاہیے تھا۔

سکندر: مجھے بھی صرف تمہاری آنوجراف پر سائیں کرنا چاہیے تھا۔ وقت گزر جانے پر آٹو گراف چھینکی جا سکتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ نکاح نامے کے دستخط اتنی آسمانی سے نہیں چھینک سکتیں۔

بیوی: آپ کو سوائے اپنے کسی سے محبت نہیں ہے۔ نہیں ہے نہیں۔ آپ کو کیا پتہ میرا سارا دن کیسے گزرتا ہے۔ آپ کو تو اپنی ریکارڈنگ پیاری ہے۔ مو سیقی میں ان

ہے آپ کی کبھی میلی ویژن سیشن کبھی کہیں کبھی کہیں آپ کو اپنے فکشنوں سے بھی فرصت ہو۔

سکندر: (محبت سے اس کے لئے پرہا تھر رکھ کر) یہ بھی صرف تمہاری محبت ہے خاور کہ تم مجھے بڑا آرٹسٹ بھجتی ہو۔ میں نہ صرف چھوٹا اُدمی ہوں بلکہ آرٹسٹ بھی چھوٹا ہوں قسمت نے مجھے اوپر لا کھڑا کیا تھا۔

بیوی: اگر کوئی بچہ ہوتا تو بھی دل بہل جاتا اب بتائیے میں سارا دون کیا کروں؟

سکندر: (سر پکڑ کر بیٹھتا ہے) آئی ایم سوری فاریو۔

(اس وقت ملازم آتا ہے۔)

ملازم: سربجی چند بیساں ملنے آئی ہیں آپ سے۔

سکندر: بھٹاؤ نہیں میں آتا ہوں۔

بیوی: لڑکیوں کے نام پر کیسے جان پڑ گئی؟ کیسے رنگ آگیا چہرے پر توبہ ایک تو آرٹسٹ لوگ تعریف کروا کر تھکتے نہیں۔ راہ چلتا تعریف کر دے کوئی لنجا فقیر تعریف کر دے کیا چہرہ کھل جاتا ہے۔ کتنے حریص ہوتے ہیں آرٹسٹ تعریف کے۔

سکندر: (محبت سے) ٹھیک کہتی ہو۔ ہمیں یہ بیماری ہوتی ہے خاور۔ پتہ نہیں کیوں لیکن ہے۔ دوسروں کے منہ دیکھنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ دوسروں کی تعریف کے سہارے جینے کا وہی حال ہوتا ہے جو جو تم دیکھتی ہو۔

(جاتا ہے بیوی پنگ پر اونڈھی لیٹ کر سک کر روتی ہے اور ٹھست آہستہ کہتی ہے۔) کمینہ کمینہ کمینہ.....

کٹ

سین 19 انڈور شام

(ستارہ کا کمرہ۔ ستارہ تان پورہ لیے بیٹھی ہے۔ سامنے فوزیہ بیٹھی ہے۔ ستارہ کا لباس سفید

ہے۔ صرف فوزیہ کا بس تبدیل ہو چکا ہے۔ اس وقت ستارہ استاد کی حیثیت میں ہے۔
 فوزیہ: بی بی جی۔ جس وقت وہ میری طرف دیکھتا ہے تو..... مجھے لگتا ہے جیسے (نظریں جھکا
 کر) سارے سٹوڈیو میں چراغاں ہو جاتے ہے بی بی جی سازوں سے آوازیں آنے لگتی
 ہیں۔ اتنی ساری محبت ہوتی ہے ان نظروں میں۔

ستارہ: (بڑی شانتی کے ساتھ جیسے وہ ان سمندروں سے نکل آئی ہے) دیکھ فوزیہ اپنے
 لیے اس محبت کو پائیدار بنانے کی کوشش نہ کرنا۔ یہاں جو نعمت پائیدار ہے وہ خدا
 کی مرضی سے ملتی ہے ورنہ انسان اپنی مرضی سے صرف دکھ پریشانی اور غم چن
 سکتا ہے۔

فوزیہ: میں اسے لا او گنجی بی بی جی آپ کے پاس۔ آپ اسے ملیں تو سہی۔ آپ کو خود ہی
 یقین آجائے گا۔ سارے سٹوڈیو اس کی وجہ سے مہکنے لگے ہیں۔ وہ ایک نظر میں
 بی بی جی صرف ایک بار دیکھنے میں آپ کی جھوٹی پھولوں سے بھردے گا۔ چبی بی
 جی آپ اس سے ملیں تو سہی۔

ستارہ: یہاں کوئی کسی کی جھوٹی نہیں بھر سکتا فوزیہ..... سب بھکاری ہیں۔ کوئی داتا نہیں۔
 یہاں سب محبت تلاش کرتے ہیں کوئی محبت کی بھیک کسی کی جھوٹی میں نہیں ڈال
 سکتا۔ جو خود بھکاری ہو اس سے کیا ملے گا فوزیہ.....

فوزیہ: وہ..... وہ بھکاری نہیں ہے۔

ستارہ: شاید تجھے بھی منزل کا سراغ مل جائے منزل نہیں مل سکتی مانگنے والوں سے۔

فوزیہ: آپ اس سے مل کر دیکھیں بی بی جی۔ (یکدم) آپ نے۔ آپ نے سکندر صاحب
 کو کیوں چھوڑ دیا۔ آج میں نے انہیں پہلی بار ٹیکلی ویژن پر دیکھا۔ کیا عجیب
 پرکشش پر سٹیشنی ہے۔

ستارہ: (محبت سے فوزیہ کی گال چھوکر) جو ہوتا ہے۔ ٹھیک ہوتا ہے۔ بروقت ہوتا ہے۔
 ہمارے چھوٹے چھوٹے پلان فیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن بڑے پلان کے مطابق
 سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے۔ اگر میں سکندر کے ساتھ رہتی۔ تو پھر مجھے تو کہاں ملتی۔
 میری آواز کا سلسلہ آگے کیسے چلتا؟ اور تو اسے کیسے ملتی سٹوڈیو والے کو۔

فوزیہ: میں کبھی کبھی رات کو انھا اٹھ کر شکریہ ادا کرتی ہوں بی بی جی کہ مجھے ایک بارے دیکھنے کا موقع ملا۔

ستارہ: (آنکھیں بند کر کے) ویسے تو ہر نعمت کا حساب دینا پڑے گا لیکن میرا خیال ہے جس کسی نعمت سے کسی شخص کو خاص طور پر نواز آگیا اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔ امیر آدمی سے دولت کا خوبصورت شخص سے خوبصورتی کا۔ ذہین آدمی سے ذہانت کا۔ تم سے تمہاری آواز کا۔

فوزیہ: میں اسے ضرور لاو گئی بی بی جی آپ کے پاس۔

ستارہ: ابا جی نے گانا چھوڑ دیا تھا اچانک۔ وہ کسی فتنش میں نہیں جاتے تھے ان کے کوئی لانگ پلے نہیں بنے۔ وہ کسی سٹوڈیو میں نہیں گئے لیکن وہ گاتے رہتے تھے شکر گزاری کے ساتھ۔ درختوں کے لیے۔ پتھروں کے لیے۔ چڑیوں کے لیے۔ کئی بار فوزیہ بادل خشک ہوتے ہیں لیکن کوئی شخص خوش الخالی سے اذان دیتا ہے تو ان میں پانی بھر جاتا ہے۔ اس جادو کا تم سے حساب لیا جائے گا فوزیہ۔ گاؤ میرے ساتھ۔ آواز اٹھاؤ۔ شکریہ کے ساتھ۔ محبت کے ساتھ۔

فوزیہ: آج نہیں بی بی جی۔ آج نہیں پلیز۔ کل اس کی بر تھڈے ہے۔ مجھے بازار جانا ہے۔
ستارہ: (یکدم لفظوں میں سختی آ جاتی ہے) دیکھ بیٹھی یہ راگ تلنگ کا دارا ہے اس کا دادی سر گندھار اور سموادی سر نکھادا ہے اس راگ میں جھنجھوٹی کا میل صاف نظر آتا ہے فوزیہ کہہ میرے بیٹھے میرے ساتھ ساتھ۔

(فوزیہ ہاتھ جوڑ کر اجازت لیتی ہے اور گاتی ہے۔)

داورا

یہاں پر کوئی دارا ایک آدھ منٹ کے لیے گائیں جو دوسرا نی آوازوں میں ہو۔

کٹ

میں 14 ان ڈور دن

(پکی سر کار کے صحن میں لوگ جمع ہیں۔ اور بھرائی ڈھول بخارہ ہے۔ ساتھ آپا جی بال

کھولے دیوانہ وار دھال ڈال رہی ہیں۔)

کٹ

سین 15 ان ڈور دن

(سکندر کا ڈرائیکٹر میں تین کانچ کی لڑکیاں مودب طریقے سے بیٹھی ہیں۔ سکندر کے سر میں درد ہے وہ اس کی وجہ سے کبھی کبھی عینک اتار کر صاف کرتا ہے اور سر کو پکڑتا ہے۔)

لڑکی نمبر 1: سر پلیز آپ مان جائیں۔ ہم آپ کو زیادہ دیر تک نہیں روکیں گے۔ صرف ڈیڑھ گھنٹہ ہمیں پتہ ہے آپ کتنے Busy ہیں۔

لڑکی نمبر 2: ہم سب کا Dream پورا ہو جائے گا سر۔
سکندر: اچھا یہ Dream ہے آپ لوگوں کا ک..... میں آپ کی Musical evening میں آؤں۔

لڑکی نمبر 3: ہائے آپ کوئی ایویں تھوڑی آئیں گے سر پہلے ہم Poor girls کا فنکشن ہو گا۔ کچھ گانے ہوں گے۔ ایک لڑکی ستار بجائے گی پھر آخر میں سر آپ ایک گانا سنا دیں پلیز۔ صرف ایک گانا۔ ہائے کتنا مزہ آئیگا۔ ہے نانو؟

لڑکی 1: فرمائیں نہیں ہوں گی سر بالکل صرف ایک گانہ سر۔

لڑکی 2: ہم سب کے پاس آپ کے پانچ پانچ Casette ہیں۔ ہوشی میں ڈنر کے بعد آپ کے گانے سننی رہتی ہیں ہم سب۔

سکندر: اچھا..... روز با قاعدگی کے ساتھ۔

لڑکی 3: یہ جھوٹ بولتی ہے سر۔ اس کے پاس تو آپ کا ایک بھی Casette نہیں ہے یہ تو اس پہے منہ والی کے گیت سنتی ہے۔ یو یو یو یو کرنے والے کے ساتھ۔ آجاتا ہے پینٹ تک شرٹ کھول کر ٹیلی ویٹن میں۔

سکندر: وہ بھی اچھا گاتا ہے بھی۔ اب اسی کا زمانہ ہے موسمی کارخ بدلتا ہے۔ آپ لوگوں کا

Taste بدل رہا ہے ساری بات تو آپ نوجوانوں کے Taste پر ختم ہو جاتی ہے۔
 لڑکی 2: نہیں سر..... آپ لوگ تو بڑے Masters..... آپ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔
 جیل جیئے لوگ تو کیا کامیں گے دیر تک؟

لڑکی: بھی تم لوگ مجھے فنکشن کا طے کر لینے والے پہلے بتائے تو آئیں گے ناں آپ؟
 سکندر: اگر آپ بلا میں گی تو ضرور آئیں گے۔

لڑکی: ہائے سر ہم سب تو سر کے بل بلارہی ہیں۔

سکندر: تو ہم سر کے بل آئیں گے۔ آپ کو کیا پتہ آپ کی تعریف سے مجھے کتنی تقویت ملتی ہے۔

لڑکیاں: ہائے ٹھیک یوسر۔ ٹھیک یو دری یوچ۔ ہاؤ آف یو سر..... (مل جل کر)
 لڑکی 2: سر ہم آپ کا زیادہ قیمتی وقت ضائع نہیں کریں گے۔ پلیز آپ ہمیں اتنا بتا دیں کیا مارڈن تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لیے یہ پروفیشن اچھا ہے۔

لڑکی 3: سراس کا مطلب ہے کہ ہمارے Parents فلمی ماحول سے ڈرتے ہیں تو..... کیا یہ ماحول ٹھیک ہے ہم لوگوں کے لیے؟

سکندر: ویکھو بی بی یہ بہت مشکل سوال ہے۔ فلمی ماحول میں تمیز زیادہ ہے جیسے کسی کسی بھٹکی کا پیپر پیچر زیادہ ہوتا ہے اب یہ دھات پر Depend کرتا ہے کوئی راکھ بن جاتی ہے کوئی کندن۔ بھٹکی کا قصور نہیں ہے۔ نہ دھات کا۔ ساری بات رد عمل کی ہے۔ نتائج کی ہے۔

کٹ

میں 20 ان ڈور کچھ دیر بعد

(سکندر کی بیوی سختے پر اونڈ گئی لیٹی ہوئی رورہی ہے اور آہستہ آہستہ کہتی ہے کمینہ کمینہ کمینہ۔

کٹ

سین 20 ان ڈور لمحہ بھر بعد

(سکندر کا ذرا نگ روم لڑ کیاں جانے کے لیے دروازے میں کھڑی ہیں۔ سکندر بھی پاس
کھڑا ہے۔)

لڑکی 1: اچھا سر تھینک یو۔ پلیز بھول نہ جائیں۔

لڑکی 2: اگلے بدھ شام کو آٹھ بجے سر بعد میں ڈزر بھی ہو گا۔

لڑکی 3: سر ہم سب نے روپے Pool کیے ہیں۔ آپ ہمارا نقصان Financial نہ کرو دینا
سکندر: نہیں نہیں انشاء اللہ نہیں اگلے بدھ رات کو آٹھ بجے ضرور آپ کی میوزیکل
Eveing میں آؤں گا۔

لڑکیاں: تھینک یو سر۔ خدا حافظ۔ تھینک یو دیری میچ۔

لڑکی 3: سفید بال آپ کو بہت Suite کرتے ہیں سر۔

You are very handsome sir

سکندر: تھینک یو تھینک یو دیری میچ۔ خدا حافظ

(لڑکیاں جاتی ہیں سکندر صوفے پر تھکا ہوانہم دراز لیٹا ہے۔ پھر جیب سے ایک گولی نکال

کر منہ میں ڈالتا ہے۔ مالی داخل ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹڑے ہے۔)

مالی: سلام علیکم مالی بابا۔

سکندر: آؤ آؤ۔ آؤ بھئی کیسے آئے۔

مالی: سر کاروہ بر سی تھی آج افتخار صاحب کی ہم اطلاع دے گئے تھے۔ بیگم صاحبہ کو۔ بڑا

انتظار کیا آپ کامالی بابا اب میں ہار کر یہ کھانا لایا ہوں آپ کے لیے۔

سکندر: اچھا اچھا۔ بڑے خوش نصیب تھے تمہارے صاحب۔

مالی: کہاں خوش نصیب تھے سر کار۔ ساری عمر ہم جیسوں کو پالتے رہے۔ سیوا کرنے کا
موقع آیا تو چل دیئے۔

سکندر: (لبی آہ بھر کر) کوئی بر سی منانے والا ہی رہ جائے تو آدمی کتنا خوش نصیب ہوتا
ہے۔